AL-AẒVĀ ا لاضو ا ء
ISSN 2415-0444 ;E 1995-7904
Volume 34, Issue, 51 , 2019
Published by Sheikh Zayed Islamic Centre,
University of the Punjab, Lahore, 54590 Pakistan

خصائص النبوۃ اورمعجزات کے بیان میں نواب صدیق حسن خان ؒکا منہج و اسلوب

The Methodology of Nawāb Siddīque Hasan Khān in the description of of Khasaīs Al-Nubuwah and Mu'jizāt

حافظ انتظار احمد *
عبدالغفار**

Abstract:
The Sīrah of the Holy Prophet (SAW) has always been considered an important branch of Islamic studies. Throughout the Islamic history Muslim scholars have been writing on this branch of Islamic studies in diversified way. In 19th century, Nawāb Siddīque Hasan Khān worked on Sīrah as minstrative work. He adopted a different style of writing comprehensively and briefly to describe Sīrah. For example, in the description of Al-Shamā'il-e-Nabī a magazine "Balūgh al-'Ullā bi Ma'rifat al-Hullā" he recollected primary sources of references. It is an ideal reference book. It has covered other topics like names and epithet of Holy Prophet SAW, migration incidents, Ghazawāt and Sirāya, virtue and miracles of Holy Prophet SAW. Specially, Nawāb Siddīque Hasan Khān opted the comical guise using intellectual paraphrases. In this article, it has been described of his such style of writings on Sīrah Al-Nabwīya. The coming lines are going to elaborate the aspects of Sīrah described by Nawāb Sahib.

Key Words: Nawab Siddīque Hasan Khan, Khasaīs Al-Nubuwah, Sīrah Writing

محسن انسانیت فخر موجودات، سرور عالم رسول گرامی مرتبت محمدصلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اصل ایمان ہے۔ آپ کی کامل اطاعت و اتباوع سنت ہی اسلام کا دوسرا نام ہے۔ حیات انسانی کے انفرادی پہلوؤں اور اجتماعی و سیاسی

---

* اسسٹنٹ ریسرچ الاضواء، شیخ زاید اسلامک سنٹر، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، پاکستان
**اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علومِ اسلامیہ، یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور، (نارو وال کیمپس)پاکستان

اداروں کی تشکیل کے لےے نمونہ کمال فقط آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مطہرہ ہے۔

رسول اللہ ﷺ سے محبت اور اتباع و اطاعت کا لازمی تقاضا ہے کہ آپ کی سیرت طیبہ کا مطالعہ کیا جائے۔

آپ کے فضائل و شمائل سے قلبی نسبت پیدا کی جائے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺکی سیرت طیبہ ان اہم ترین اور سب سے قدیم موضوعات میں سر فہرست ہے جس نے اہل دل اور صاحبان قلم دونوں کے دامان خیال کو کھینچا ہے اور ہر ایک نے اپنے علمی ظرف، ذہنی رجحان اور فنی مذاج کے مطابق پہلے تو اپنا دامن طلب بھرا پھر دوسرے مشتاقان جمال نبوی کے قلب و سرور کا سامان کیا۔ ائمہ محدثین نے آپ کے اقوال و افعال و تقاریر کو فن حدیث کے زاویہ نگاہ سے دیکھا۔ مغازی نگاروں نے معرکہ ہائے نبوی کو سیرت کا ایک اہم ترین پہلو بنایا۔ ائمہ سیرت نے آپ کی زندگی کے ہر لمحہ تادم واپسیں ہر جزئےہ کو قلم بند کیا۔ نسب نگاروں نے جب اشراف کے انساب سے بحث کی تو حیات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سرنامہ بنا دیا۔

ائمہ سیرت اور مورخین اسلام نے آپ کے دلائل و معجزات پر خصوصی توجہ دی اور ان تمام آیات و دلائل کو ضبط تحریر میں لائے جس سے آپ کی نبوت و رسالت کو ثابت کیا جائے۔ اس فن کو دلائل النبوۃ کا نام دیا گیا۔ الغرض حالات کی ضروریات اور علوم و فنون میں ارتقاءکی بنا پر سیرت نگاری کے اسالیب میں بھی تنوع آتا رہا۔ عموما درج ذیل تین اسالیب میں سیرت نگاروں نے اپنے فن پارے مرتب کیے۔

الف۔ زمانی ترتیب

ب۔ واقعاتی ترتیب

ج۔ موضوعاتی ترتیب

موضوعاتی حوالہ سے معجزات نبوی ہمیشہ سے مورخین اور محدثین کی دلچسپی کا مرکز رہے ہیں۔ کیونکہ معجزات، نبوت و رسالت کے ثبوت کا اہم ذریعہ ہیں البتہ مورخین اسلام اور ائمہ محدثین کے انداز بیاں میں واضح فرق ضرور موجود رہا۔ اس موضوع پر مستقل تالیفات سامنے آئیں تو معجزات کے مختلف پہلووں اور بلاغی وا دبی محاسن کے اظہار کے لیے ان کتب کے لےے"اعلام البنوہ" ، دلائل النبوہ" ، "خصائص النبوہ" اور "معجزات النبی" جیسے مختلف نام رکھے گئے۔ ناموں کے اس تفاوت کے باوجود ان کتب کا بنیادی موضوع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات اور امتیازات و خصائص ہی رہا۔ بعد میں سیرت نگاری کے اس موضوع پر اہل علم نے علیحدہ سے تصانیف مرتب کیں اور ان مباحث پر تفصیل سے لکھا۔

انبیائے کرام علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے خاص انعامات سے نوازا جاتا ہے کیونکہ وہ حجۃ اللہ فی الارض ہوتے ہیں، دیگر مخلوقات

سے علیحدہ شان و عظمت عطا کی جاتی ہے۔ متکلمین کی اصطلاح میں انبیاءکرام سے ظہور پذیر ہونے والے خارق عادت امور کو معجزہ کہتے ہیں۔ یہ معجزات انبیائے کرام کی شان نبوت کے مظہر ہوتے ہیں۔ معجزہ کے بارہ میں حضرت شیخ احمد سرہندی لکھتے ہیں:

''وَھِیَ عِندنَا عبارۃ عَمّا قَصد بِہٖ اظہار صدق من ادعی انّہ رسُول اللہ''(۱) ۔

''معجزہ سے ہمارے نزدیک وہ چیز مراد ہے جس سے اس شخص کی صداقت کا اظہار مقصود ہو جو یہ دعوی کرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا رسول ہے''۔

معجزہ کی شرائط تحریر کرتے ہوئے علامہ نواب صدیق حسنؒ رقم طراز ہیں:

۱۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہو۔

۲۔ خارق عادت ہو۔

۳۔ اس کا معارضہ دشوار ہو۔

۴۔ رسول اور نبی کے ہاتھوں ظاہر ہو۔

۵۔ جس کے معجزہ ہونے کا دعوی کیا ہو اور معجزے کے طور پر پیش کیا ہو وہ اس کو جھٹلانے والا نہ ہو۔

۷۔ دعویٰ پر مقدم نہ ہو (۲)۔

مزید وضاحت کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

وہ افعال جن کا صدور انبیاءسے ہو اور مقصود یہ ہو کہ وہ مبعوث من اللہ ہیں وہ تین عنوانات کے تحت درج کے جا سکتے ہیں:

۱۔ العلم:ماضی اور مستقبل کی غیبی خبریں جیسے عیسیٰ علیہ السلام کا بتانا کہ تم گھروں میں کیا کھاتے ہو اور کس چیز کو ذخیرہ کرتے ہو؟

۲۔ القدرۃ: معجزہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انبیاءکو عطا کی جانے والے قدرت کا مظہر بھی ہوتا ہے، گویا معجزہ میں قدرت الہیہ کا ظہار نبی کے ہاتھوں ہوتا ہے۔ جیسے عصا کا سانپ بن جانا، شق قمر، مردوں کا زندہ کرنا۔

۳۔ الغنی: انبیاءکرام ایسی بہت سی چیزوں سے بے نیاز ہوتے ہیں جو عامۃ الناس کی بنیادی ضرورت ہوتی ہیں جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے خصوصی حفاظت، صوم وصال (۳)۔

ان خارق عادت واقعات کے لیے معجزہ کا لفظ اس خاص معنی میں متکلمین کے ہاں ہی استعمال ہوا ہے۔ قرآن مجید میں ان امور کے لیے یہ لفظ استعمال نہیں ہوا۔ ان امور کے لےے قرآنی تعبیرات درج ذیل ہیں۔

۱۔ آیت ۲۔ برہان ۳۔ بینہ

آیت:

کسی مقصود تک رسائی کے لےے جس چیز کی طرف توجہ مبذول کی جائے وہ آیت ہے کیونکہ ا فعال نبوت مقات نبوت تک رسائی کا ذریعہ بنتے ہیں۔ اس لےے انہیں آیت کہا جاتا ہے۔ قاضی سلیمان منصور پوری لکھتے ہیں:

''ایمان کی بات یہ ہے کہ 'کن فیکون' ارشاد کرنے والے کی طاقت اور قدرت انبیاءاللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت میں ہوتی ہے اور جب اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہوتا ہے کہ کسی مقدس ہستی کا برگزیدہ بارگاہ ربانی ہونا عوام بھی ثابت کر دے تب اسی طاقت و قدرت کو انبیاءاللہ کے توسط سے ظاہر فرماتے ہےں۔ اسی کو آیات الٰہی کہتے ہیں اور اسی کو معجزات کہا جاتا ہے۔''(۴)۔

برہان:

ایسی واضح دلیل جس کے بعد کسی قسم کا ابہام نہ رہے اور کوئی امر گوشہ خلوت میں پنہاں نہ رہے۔ انبیاءکے خرق عادت واقعات کو برہان کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ حجت تامہ ہوتے ہیں۔ علامہ اسماعیل حقی لکھتے ہیں:

''اِنّ اللہَ تَعَالیٰ اعطٰی لکُلّ نَبیّ آیَة وَبُرہَانًا لِیُقِیمَ بِہ الحُجّة عَلی الأُمّةِ وَ جَعَل نفس النَّبیّ عَلَیہِ السَّلاَم بُرہَاناً مِّنہُ'' (۵)۔

''اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو آیت اور برہان عطا کی تاکہ اس کے ذریعہ وہ اپنی قوموں پر حجت قائم کریں اور انبیائے کرام میں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کو سراپا بفہان بنایا ہے''۔

بینہ:

''بینہ'' ایسی دلیل کو کہتے ہیں جس سے مدعی فریق ثانی کی بات کو باطل قرار دے سکے۔ چونکہ معجزات سے منکرین نبوت کے افکار باطل ہو جاتے ہیں اس لےے ان کو بینہ کہا جاتا ہے۔ معجزات کے لےے قرآن کریم میں بعض کے نزدیک الفرقان اور مبصرہ کے لفظ بھی استعمال ہوئے ہیں (۶)۔

کتب احادیث میں معجزات کے عنوانات:

محدثین نے اپنے ذوق کے مطابق مختلف عنوانات کے تحت معجزات کا ذکر کیا ہے۔ چند مثالیں درج ذیل ہیں۔

۱۔ امام بخاریؒ نے ''علامات النبوۃ فی الاسلام'' کے عنوان سے معجزات کا ذکر کیا ہے (۷) ۔

۲۔ امام مسلمؒ نے اپنی الصحیح میں اس کا عنوان ''باب فی معجزات النبی صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہے(۸)۔

۳۔ محمد فواد عبدالباقی نے ''باب فی معجزات النبی '' کے عنوان سے آیات نقل کی ہیں (۹)۔

۴۔ امام ہیثمی نے ''علامات النبوۃ'' کے عنوان سے معجزات نقل کےے ہیں (۰۱)۔

۵۔ احمد عبدالرحمن البنا نے ” ابواب ما ایدہ اللہ بہ من المعجزات وخوارق العادات“ میں معجزات نقل کیے ہیں (۱۱) ۔

۶۔ صاحب مشکوۃ المصابیح نے معجزات کے بیان کا آغاز ”باب علامات النبوۃ“ سے کیا ہے۔ مفتی احمد یار خان کے بقول: باب علامات النبوۃ میں اعلان نبوت سے پہلے اور بعد کے خوارق کے علاوہ گذشتہ آسمانی کتابوں میں آپ کا تذکرہ، جیسے عنوانات ہیں جبکہ معجزات کے باب مینصرف وہ عجائبات بیان ہوئے ہیں جو رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر اعلان نبوت کے بعد ظاہر ہوئے (۱۲) ۔

۷۔ امام بغوی نے ان عنوان کے تحت معجزات کو جمع کیا ہے ”باب ما خص بہ النبی من الآیات والکرامات“ (۱۳)۔

۸۔ المسند الجامع کا عنوان ”کتاب علامات النبوۃ و فضائل سید الاولین والآخرین‘ ‘ ہے (۱۴)۔

۹۔ جامع الترمذی میں ”باب فی آیات اثبات نبوۃ النبی“ کا عنوان اختیار کیا گیا ہے۔

۱۰۔ مصنف ابن ابی شیبہ میں ایسی روایات ”ما اعطی اللہ تعالیٰ محمداصلی اللہ علیہ وسلم“ کے عنوان سے درج ہیں (۱۵)۔

علاوہ ازیں مختلف کتب احادیث میں کتاب الفتن کے باب میں بھی ایسی روایات ہیں جنہیں معجزات کی کتب میں نقل کیا گیا ہے۔

اس موضوع پر علماءسیر و محدثین کی مستقل تصانیف بھی ہیں۔

۱۔ علماءکے ایک گروہ نے اس موضوع کے لیے ”آیت“ کی تعبیر اختیار کرتے ہوئے اپنی تصانیف کے نام اسی سے رکھے ہیں۔ مثلاً امام علی بن المدینی (م-۲۲۵ھ) کی کتاب آیات النبی۔ اسی طرح ابو ا لفضل شہاب الدین، احمد بن علی بن حجر عسقلانی، الآیات النیرات للخوارق المعجزات“ لکھی۔ ”الاحکام لسیاق ما لسیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم من الآیات البینات الباہرات والاعلام“ علی بن محمد القطان کی اس موضوع پر تصنیف ہے۔ سعید بن عبدالقادر باشنفر نے معجزات کے ایک خاص پہلو پر ”الآیات البینات فیما اعضاءالرسول صلی اللہ علیہ وسلم من معجزات کے نام سے کتاب تحریر کی۔ واقعہ معراج کے عظیم الشان نشانی ہونے کی بنا پر علماءنے اسی ایک ”آیت“ پر اس نام سے اپنی تالیفات مرتب کیں۔

معجزات پر مستقل تصانیف کے لیے عموما دوسرا کم استعمال ہونے والا لفظ ”اعلام“ ہے ۔ البتہ اس نام کی کتب آیات النبی کے نام کی کتابوں سے زیادہ ہیں۔ اس نام سے معروف کتب درج ذیل ہیں۔

۱۔ اعلام ا لنبوہ، داود بن علی الاصفہانی۔

۲۔ اعلام ا لنبوہ ابو داود السجستانی سلیمان بن اشعث۔

۳۔ اعلام ا لرسول المنزلة علی رسلہ فی التوراة والانجیل والزبور القرآن وغیر ذلک۔
۴۔ اعلام ا لنبوہ، ابو حاتم محمد بن ادریس الرازی۔
۵۔ اعلام ا لنبوہ، المامون العباسی۔
۶۔ اعلام ا لنبوہ، احمد بن فارس اللغوی۔
۷۔ اعلام ا لنبوہ فی دلالات الرسالہ، ابو المطرف عبدالرحمن بن محمد فطیس القرطبی۔
۸۔ اعلام ا لنبوہ، ابو الحسن علی بن محمد الماوردی۔
۹۔ اعلام ا لنبوہ، عبداللہ بن عبدالعزیز البکری الاندلسی۔

معجزات کی کتب کا ایک اور معروف عنوان ”خصائص“ ہے۔ کتب خصائص میں چونکہ آپ کے امتیازات جمع کرنے کا اہتمام کیا جاتا ہے اور معجزات چونکہ انبیاءکرام کو عام انسانوں سے ممتاز کرتے ہیں اس لےے ان کے تذکرے کے علاوہ آپ کی وہ امتیازی خصوصیات ہیں جن میں کوئی بھی آپ کا شریک و سہیم نہیں۔ اس موضوع پر لکھی گئی معروف کتب کی فہرست درج ذیل ہے۔

۱۔ الابریز الخالص عن الفضہ فی ابراز خصائص المصطفی التیفی الروضہ، عبدالرحمن بن عمر البلقینی۔
۲۔ اتحاف اہل الاسلام والایمان ببیان المصطفی لا یخلوا عنہ زمان، محمد بن علی بن علان المکی۔
۳۔ ارجوزة فی خصائص النبی، التاج السبکی۔
۴۔ انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب، جلال الدین سیوطی۔
۵۔ الانوار بخصائص المختار، احمد بن حجر عسقلانی۔
۶۔ خصائص سید العالمین، یوسف بن محمد بن مسعود العبادی الدمشقی۔
۷۔ الخصائص الکبری للنبی صلی اللہ علیہ وسلم، محمد بن ابراہیم الرحمانی۔
۸۔ خصائص النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حافظ مغلطائی بن قلج۔
۹۔ خصائص النبی صلی اللہ علیہ وسلم، یوسف بن موسی المعروف بابن المسدی الاندلسی۔
۰۱۔ الدر الثمین فی خصائص النبی الامین، ابن جوزی، عبدالرحمن بن علی۔
۱۱۔ ذکر ما اعطی نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم دون الانبیائ، ضیاءالمقدسی۔
۲۱۔ غایة السول فی خصائص الرسول صلی اللہ علیہ وسلم، سراج الدین عمر بن علی بن الملقن۔
۳۱۔ نہایة السول فی خصائص الرسول صلی اللہ علیہ وسلم، عمر بن الحسن بن دحیہ الکلبی۔

معجزات پر لکھی گئی کتب کا معروف ترین عنوان ''دلائل النبوۃ'' ہے۔ چونکہ ان کتب میں ایسامواد اکٹھا کیا جاتا ہے جو مقامات نبوت کا کشاف ہوتا ہے اور نبوت کے قصر رفیع تک رسائی کے لیے مرشد کا کام دیتا ہے۔ اس لیے ان کتب کو کتب دلائل کہتے ہیں۔ (معروف سیرت نگار) ڈاکٹر محمد اکرم ضیاءالعمری ان کتب کے تسمیہ کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اَمّا کتَب الدَّلَآئلُ فَہِی تتَنَاوَل المُعجَزَات وَالدَّلَآئلُ الّتِی تَبیّن صدق النَّبیّ'' (۱۶)۔

''کتب دلائل ان معجزات اور دلائل پر مشتمل ہوتی ہیں جو نبوت محمدی کی حقانیت کو آشکارا کرتے ہیں''۔

ذیل میں ہم خصائص النبوۃ اور معجزات پر نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ علیہ (۹۱جمادی الاول۱۲۴۸ھ /۱۴اکتوبر ۱۸۳۲ء) کے منہج و اسلوب کا جائزہ پیش کرتے ہیں۔ نواب صاحب برصغیر کے نامور عالم دین تھے ۔ نواب صدیق حسن خانؒ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں ،یہی وجہ ہے کہ آپ کے معاصرین نے آپ کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔

شیخ عبد الرزاق بیطار لکھتے ہیں:

''کَانَ ملیا بِالعُلُومِ مُتضلعًا مِنہا بِالمَنطُوق وَالمَفہُوم، مُجتَہدًا فِی اشَاعَتہَا، مُجَددا لاذاعتہَا مَعَ کَونہ یرٰی ذَاتہ الشَرِیفة کآحَاد المُسلِمِین ،وَیتَواضع مَعَ کل وَاحَدٍ مِن النَّاس لِلّٰہ رَبِّ العٰلَمِینَ وَیتحاشی کَمَالِہ عَن الدُّنیَا وَزَخارِ فہَا، یتجَا فیٰ بِقَلبہ عَن مرَاقیہَا وَمعَاطفہا، وَاحیَا السّنَّة المَیتتة فیِ ذٰلکَ المَکان بِالادلَّة البَیضَاءمِن السُّنة وَالفُرقَان فَہُو سَید عَلمَاءالہند فِی زَمَانہ، وَابن سَیّدھُم الّذِی برعَ فَضلاً فِی عَصره وَاوانہ فَخضِعت لَہ النواصِی وَشہد بِکَمَالہ الدَانی وَالقَاصی'' (۱۷)۔

''آپ علوم کے بحر بے کراں تھے ۔ حق آپ کی زبان پر جاری ہوتا تھا، مجتہد اور مجدد تھے اپنے زمانے کے تمام مسلمانوں میں بلند مقام رکھتے تھے اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص تعلق رکھنے والے تھے، دنیا کے کانٹوں میں الجھنے والے نہ تھے، نبی کریم کی سنتوں کا احیاءکرنے والے تھے، اپنے زمانے کے علماءہند تھے آپ کی سیادت و قیادت مسلمہ تھی۔''

مولانا عبد الحئی ان الفاظ میں تعریف کرتے ہیں:

''عَلَّامَة الزَّمَان، وَتَرجَمَان الحَدِیث وَالقُرآن، مُحی العُلُوم العَربِیّة، وبدر الاقطَار الہندِیّة، السَیّد الشَرِیف صَدِیق حَسن بن اَولَاد حَسن بن اولَاد عَلی الحُسینی البُخَاری القُنُوجی صَاحب المَصنّفَات الشَہِیرة وَالمُولّفَات الکَثِیرَة۔وَکَانَ مَع اشتغَالہ بہمَات الدَّولَة،کَثِیر الاشتِغَال بمَطَالعَة الکتُب وَکتَابة الصحف'' (۱۸)۔

''زمانہ کے علامہ، قرآن و حدیث کے ترجمان علوم عربیہ کے مددگار، ہندوستان کا چاند جناب

سید صدیق حسن بن اولاد علی حسینی بخاری بہت سی کتب کے
مصنف و مولف جو اپنی ساری زندگی مطالعہ کتب اور کتب
نویسی میں مشغول رہے۔"

قرآن وحدیث ،عقیدہ، فقہ واصول فقہ، ادب، سیرت وتاریخ وغیرہ غر ض یہ کہ تمام موضوعات پر قلم اٹھایا او رحق ادا کردیا، علوم عقلیہ ونقلیہ میں اس قدر مہارت حاصل کی کہ بہت جلد ہندوستان کے علمی افق پر چھاگئے ، اور آپ کی شہرت چار دانگ عالم پھیل گئی۔

آپ نے ادب اور دین سے متعلق ہر فن پر نہایت اہم کتابیں تصنیف و تالیف فرمائیں۔ان میں سے بعض کتب خاصی ضیخم اور علمی اعتبار سے بھی بلند پایہ ہیں۔اور مصدر وماخذ کی حیثیت رکھتی ہیں(۱۹)۔

آپ کی ۲۲۲تالیفات و تراجم ہیں جن میں سے عربی۷۴،فارسی۴۵اور اردو میں۱۰۳ہیں۔ان میں سے ابھی تک ۲۵غیر مطبوع ہیں(۲۰)۔

بقول نواب صاحب"اختلافات کے باوجود میری تمام تصنیفات اطراف و اکناف عالم خصوصاً بلاد حجاز و عرب و مغرب وغیرہ میں میری زندگی میں ہی شرف قبولیت سے نوازی گئی ہیں۔ہندوستان کے بعض لوگوں کے سواءکسی نے ان کی تردید میں کچھ نہیں لکھا(۲۱)۔

آپ کی زندگی میں ہی آپ کی کتب کا مصر ،اسکندریہ ،بیروت ،جدہ ،قسطنطنیہ ،عدن،بصرہ ،بغداد ،تیونس، بمبئی، لاہور، دہلی ،کانپور ،بھوپال وغیرہ سے مختلف اصحاب سے (جن کے نام اخبار الجوائب مطبوعہ باب عالی۲۳صفر۱۲۷۹ھ کے آخری صفحہ پر اور 'مآثر صدیقی 'حصہ چہارم ،ص۸۷۔۱۷۷پر موجود ہیں۔) دستیاب ہونا بھی ان کی مقبولیت کی دلیل ہیں۔

خصائص نبویہ اور معجزات پر براہ راست تو آپ نے کوئی کتاب تالیف نہیں کی مگر آپ کی دیگر تصانیف مثلا تفاسیر القرآن، شروح کتب احادیث اور اپنی کتاب "بلوغ العلی بمعرفة الحلی" میں یہ کتاب اردو زبان میں۳۰صفحات پرمشتمل ہے ۔اس رسالہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ،عشرہ مبشرہ، حسین رضی اللہ عنہ، فاطمۃرضی اللہ عنہا اورچند مشہورانبیاءکرام علیہ السلام کا حلیہ اور سیرت طیبہ پر روشنی ڈالی گئی ہے ۔

اور "الشمامة العنبریہ من مولد خیر البریہ" یہ کتاب اردوزبان میں۱۲۶صفحات پرمشتمل ہے، پہلی مرتبہ ۱۳۰۵ھ میں مطبع شاہ جہانی بھوپال سے شائع ہوئی۔یہ کتاب امام سید شبلنجی کی کتاب"نورہ الابصار" کے سیرۃ نبویہ کی تلخیص وترجمہ ہے ، اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ،شجرہ طیبہ،امہات المومنین ،غزوات وسرایا کا ذکر کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے محاسن پر اچھی خاصی روشنی ڈالی گئی ہے۔ خصوصا انہی کتب کی روشنی میں خصائص نبویہ اور معجزات کے موضوع پر تتبع اور

استقصاءکے بعد ان کے منہج اور اسلوب کو واضح کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

نواب صدیق حسن خانؒ رقم طراز ہیں: سب سے پہلے آپ ﷺسے ہی میثاق لیا گیا اور سب سے پہلے آپ ﷺنے ہی الست بربکم کے جواب میں بلیٰ کہا۔ اور آپ ﷺ کی رسالت و نبوت کا وعدہ تمام انبیاءکرام سے لیا۔ جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورۃ آل عمران میں فرمایا ہے:

﴿وَإِذْ أَخَذَ ٱللَّهُ مِيثَاقَ ٱلنَّبِيِّيْنَ لَمَآ آتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذٰلِكُمْ إِصْرِي قَالُوٓاْ أَقْرَرْنَا قَالَ فَٱشْهَدُواْ وَأَنَاْ مَعَكُمْ مِّنَ ٱلشَّاهِدِينَ﴾ (۲۲)

”اور جب اللہ نے پیغمبروں سے عہد لیا کہ جب میں تم کو کتاب اور دانائی عطا کروں پھر تمہارے پاس کوئی پیغمبر آئے جو تمہاری کتاب کی تصدیق کرے تو تمہیں ضرور اُس پر ایمان لانا ہو گا او ر ضرور اُس کی مدد کرنی ہو گی اور (عہد لینے کے بعد) پوچھا کہ بھلا تم نے اقرار کیا اور اُس اقرار پر میرا ذمہ لیا (یعنی مجھے ضامن ٹھہرایا) انہوں نے کہا (ہاں) ہم نے اقرار کیا (اللہ نے) فرمایا کہ تم (اس عہد و پیمان کے) گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں ۔“

اذان میں آپ کے اسم مبارک کا ذکر ہوتا ہے۔ کتب سابقہ میں آپ کی بشارت دی گئی ہے۔ آپ کی توصیف بیان کی گئی ہے۔ آپ کے اصحاب کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ ہے اور آپ کی امت کا ذکر خیرہے ۔

ابتدائے وحی کے وقت جبرئیل نے آپ کو تین بار اپنے ساتھ ضم کیا ۔ آپ کی بعثت کے بعد کہانت کا خاتمہ ہو گیا اور آسمان کی حفاظت و حراست کی گئی۔ آپ کو معراج کا شرف حاصل ہوا۔ ساتوں آسمان آپ کے لیے کھول دئیے گئے ۔ آپ کی اس مقام تک رسائی ہوئی جہاں کسی پیغمبر یا مقرب فرشتے کی رسائی نہ ہو سکی اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ قاب و قوسین تک قرب ہوا۔ تمام انبیاءکو حیات کر کے آپ کے ساتھ نماز کی ادائیگی کا شرف عطا کیا گیا۔ آپ کو جنت و جہنم کے بارے میں اطلاع دی گئی۔ آپ اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہوئے۔ فرشتے آپ کی ہمراہی میں شامل قتال ہوئے۔ اُمی ہونے کے باوجود آپ کو کتاب عطا ہوئی۔(۲۳)۔

نواب صاحبؒ رقمطراز ہیں:

رسول اللہ ﷺ پر نزول کی وجہ سے قرآن مجید کو معجزہ کا مقام ملا اور مر ور زمانہ کے باوجود تحریف و تبدّل سے محفوظ رہا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریمﷺ کی صداقت کے اثبات کے لیے سب سے قوی برہان اور معجزہ کے طور پر اسے نازل فرمایا ہے اور بطور دلیل یہ آیت پیش کی ہے:

﴿قُل لَّئِنِ ٱجْتَمَعَتِ ٱلإِنْسُ وَٱلْجِنُّ عَلَىٰ أَن يَأْتُواْ بِمِثْلِ هَـٰذَا ٱلْقُرْآنِ لاَ يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيراً ﴾ (۴۲)

’’کہہ دو کہ اگر انسان اور جن اس بات پر مجتمع ہوں کہ اس قرآن جیسا بنا لائیں تو اس جیسا نہ لا سکیں اگرچہ وہ ایک دوسرے کے مددگار ہوں ۔‘‘

یہ ایسی جامع کتا ب ہے کہ متقدم کتب کی معلومات و خصائص کی بھی حال نیز اضافی معلومات و حقائق اور خصائص سے بھی مزین ہے۔ ہر چیز سے مستغنی کرنے والی ہے۔دیگر کتب کے مقابلے میں اسے حفظ کرنا بہت آسان ہے۔ دیگر تمام انبیاءکے معجزات مرور ایام کے ساتھ ختم ہو گئے لیکن یہ کتاب آپ کا ایسا معجزہ ہے جو قیامت تک قائم و دائم رہے گا ۔(۲۵)

نواب صاحب نے ایسے معجزات کا ذکر بھی کیا ہے جو خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کے خصائص میں سے ہےں، مثلا آپ اور آپ کی امت کے لےے مال غنیمت کو حلال قرار دیا گیا ہے اور پوری زمین کو امت محمدیہ کے لےے مسجد قرار دیا گیا ہے جبکہ ما قبل امتیں اپنے کنائس و معابد اور ربیع میں نماز ادا کرتی تھیں۔

کعبۃ اللہ کی طرف منہ کرنا، نمازیوں کی صفوں کو مثل صفوف ملائکہ ہونا، باجماعت نماز، التحیات و تسلیم، نماز جمعہ اور قبولیت دعا کی گھڑی، عید الاضحی،ماہ رمضان، شیطاطین کا اس مہینے میں مقید رہنا، جنت کا مزین ہونا دہن صائم کی بو کی ریح مشک سے اطیب قرار دینا۔ افطاری تک ملائکہ کا مومنین کے لےے استغفار کرنا، آخر مضان صائمین کی مغفرت ہونا، سحری کرنا، تعجیل فطر اور اذان فکر تک اکل و شرب اور جماع کا جائز ہونا، امت محمدیہ کو نفس کے وسوسے اور بھول چوک معاف ہے، امت محمدیہ کی عام تباہی سے حفاظت، امت محمدیہ کی عام تباہی سے حفاظت، امت محمدیہ گمراہی پر متفق نہ ہو گی، قیامت تک ہر دور میں ایک گروہ حق پر قائم رہے گا، امت محمدیہ زمین پر اللہ کی گواہ ہے، امت محمدیہ کی صفیں فرشتوں جیسی ہیں، قیامت کے دن امت محمدیہ کی امتیازی علامت، گواہی دینے والی بہترین امت، سب سے پہلے پل صراط پار کرنے والی امت، جنت میں امت محمدیہ کی کثرت، امت محمدیہ کا سب سے پہلے حساب کتاب، امت محمدیہ پر تخفیف، امت محمدیہ کے لیے ندامت ’توبہ‘ ہے، نزول قرآن اور بعثت نبوی کا اصل مقصود فقط امت محمدیہ کا خاصہ ہے۔ (۲۶)

نواب صاحب ؒ نے سورہ الاسراءکی آیت نمبر ۹۷ کے ضمن میں ایسے خصائص کا ذکر بھی کیا ہے جن کا تعلق روز آخرت کے ساتھ ہے مثلا مقام محمود اور شفاعت کبری کے بارے میں لکھتے ہیں:

’’اکثر اہل علم کے نزدیک اس سے مراد وہ مقام ہے جو رسول کریمﷺ کی قیامت کے دن سب لوگوں کی شفاعت کے لےے

نصیب ہو گا۔ مقصد یہ ہو گا کہ اللہ تعالیٰ لوگوں پر تخفیف کرے اور حشر کی شدت کم کر دے۔ نواب صاحب کے نزدیک مقام محمود اور شفاعت کبری ایک ہی ہے جو قیامت کے دن انبیاءکرام میں سے صرف رسول کریمﷺ کو نصیب ہو گا۔'' (۲۷)

اور مزید لکھتے ہیں کہ آپ ﷺ ہی سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے اور اس کے لیے انہوں نے درج ذیل حدیث پیش کی ہے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن سب انبیاءسے زیادہ پیروکار میرے ہوں گے اور میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔'' (۲۸)

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نواب صاحب خصائص النبوہ کے بیان کے لیے صحیح احادیث سے استدلال کرتے ہیں۔

سورہ الکوثر کی تفسیر میں نواب صاحب ؒلکھتے ہیں کہ

اللہ تعالی کا یہ فرمان:

﴿إِنَّآ أَعْطَيْنَاكَ ٱلْكَوْثَرَ﴾ (۲۹)

''بلاشبہ ہم نے تجھے کوثر عطا کی۔ ''

جب یہ سورت نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کرامؓ سے فرمایا: کوثر جنت میں ایک نہر ہے، جس پر خیر کثیر ہے۔ آپ کی ساری امت اس نہر پر پانی پینے جائے گی۔ اس کے برتن آسمان کے تاروں کی طرح بے شمار ہوں گے۔'' (۳۰)

مزید ذکرکرتے ہوئے انہوں نے ایسے خصائص النبوۃ کا بھی ذکر کیا ہے جو صرف آپ ﷺ کی امت کے ساتھ خاص ہیں جس طرح کہوَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى ٱلْخَيْرِ کی تفسیر میں حدیث مبارکہ سے استدلال کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''نبی کریم ﷺ کی امت میں سے ستر ہزار افراد بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار مزید ہوں گے۔ یہ امتیاز کسی اور نبی کو حاصل نہیں۔ '' (۳۱)

مستقبل میں پیش آنے والی پشین گوئیوں کو بھی خصائص النبوۃ میں شمار کرتے ہیں۔ سورہ الروم کی آیت:

﴿الٓـمٓ غُلِبَتِ ٱلرُّومُ فِيٓ أَدْنَى ٱلأَرْضِ وَهُم مِّن بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ فِى بِضْعِ سِنِينَ لِلَّهِ ٱلأَمْرُ مِن قَبْلُ وَمِن بَعْدُ وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ ٱلْمُؤْمِنُونَ ﴾ (۳۲)

کی تفسیر میں امام بخاری نے عدی بن حاتمؓ سے روایت کی ہے: ہم لوگ رسول کریمﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ ﷺکے پاس ایک آدمی آیا جس نے بھوک کی شکایت کی، ایک دوسرا آدمی آیا جس نے رہزنی کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا اے عدی: کیا تم نے حیرہ دیکھا ہے؟ میں نے کہا دیکھا تو نہیں ہے، اسکے بارے میں سنا ہے۔ آپ نے فرمایا: اگر تم زندہ رہے تو دیکھو گے کہ

ایک عورت حیرہ سے سفر کرکے آئے گی اور خانہ کعبہ کا طواف کرے گی اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرے گی، اور اگر تمہاری زندگی تمہاری زندگی نے وفا کی تو کسریٰ کے خزانوں پر غالب آ جاؤ گے۔ میں نے کہا کسری بن ہرمز کے خزانے؟ آپ ﷺنے فرمایا ہاں، کسریٰ بن ہرمز کے خزانے اور اے عدی! اگر تمہیں لمبی عمر ملی تو دیکھو گے کہ آدمی مٹھی بھر سونا یا چاندی بطور صدقہ نکالے گا اور کسی کو دینے کے لیے ڈھونڈتا پھرے گا لیکن اسے کوئی ایسا آدمی نہیں ملے گا۔

عدیؓ کہتے ہیں میں نے عورت کو حیرہ سے سفر کر کے کعبہ کا طواف کرتے دیکھا اور وہ اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتی تھی۔ اور ان میں ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے کسریٰ کے خزانوں پر قبضہ کیا۔ اگر اللہ نے تم لوگوں کو لمبی عمر دی تو تیسری چیز کو بھی دیکھ لو گے جیسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔ یعنی ایک مسلمان مٹھی بھر سونا یا چاندی بطور صدقہ نکالے گا، اور اسے کوئی ایسا آدمی نہیں ملے گا جسے وہ صدقہ دے (۳۳)۔

نواب صدیق حسن خانؒ رقمطراز ہیں: یہ جو آپﷺ نے خبر دی ہے کہ آدمی مٹھی بھر سونا یا چاندی صدقہ لے کر نکلے گا، لیکن اسے دینے کے لیے کوئی نہیںملے گا ۔ یہ بات حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے زمانہ میں ظاہر ہوئی اور رسول اللہ ﷺ کی بات سچ ثابت ہوئی۔ آپ نے اس کو حجیت حدیث کی دلیل بھی قرار دیا ہے(۳۴)۔

خلاصہ بحث:

علم سیرت انتہائی فضیلت والا علم ہے ہر زمانہ میں اس علم پر نئے نئے انداز سے کام کرنے والوں کی کثرت رہی ہے انیسویں صدی عیسوی میں ایسے ہی ایک عالم نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ علیہ تھے جنہوں نے اس موضوع پر گراں قدر خدمات سر انجام دیں۔ بیان سیرت میں نواب صدیق حسن خاں رحمہ اللہ نے جامعیت اور اختصار کو مد نظر رکھتے ہوئے منفرد انداز اختیار کیا ہے۔ مثلا شمائل نبوی کے بیان میں ''بلوغ الحلی بمعرفة العلی'' رسالہ کو درجہ مصدریت حاصل ہے اور وہ اس موضوع پر کامل کتاب ہے۔ اسی طرح دیگر موضوعات اسماءو القاب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، واقعہ ہجرت، غزوات وسرایا نگاری ، فضائل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، خصائص النبوۃ و دلائل النبوۃ اور معجزات مکمل سیرت کا احاطہ کیے ہوئے ہیں ۔ خصوصا خصائص النبوۃ اور معجزات کے بیان اسلوب میں نواب صاحب نے انوکھا منہج و اسلوب اختیار کرتے ہوئے نقلی و عقلی دلائل کے ساتھ اس کو ثابت کیا ہے۔ مقالہ ھذا میں ان کے اسی منہج و اسلوب کو واضح کیا گیا ہے۔ مثلا (الشمامة العنبریہ من مولد خیر البریہ) میں تفصیل سے اس موضوع پر روشنی ڈالی ہے، لکھتے ہیں:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص آٹھ انواع میں مشتمل ہیں۔

اولاً! جو دنیا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے ساتھ خاص ہیں، مثلا آپ کا خاصہ ہے کہ عالم ارواح میں تمام انبیاءو رسل سے آپ کی نبوت و رسالت کا عہد لیا گیاا ور سب سے پہلے آپ سے ہی میثاق لیا گیا اور سب سے پہلے آپ نے ہی الست بربکم کے جواب میں بلیٰ کہا۔ نواب صاحب کے منہج وا سلوب سے واضح ہوتا ہے کہ آپؐ قرآن واحادیث، اجماع صحابہ اور سلف و صالحین کے منہج کو اختیار کرتے ہیں۔

حواشی و حوالہ جات

۱۔ مجدد الف ثانی، شیخ احمد سرہندی،مقالات، ادارہ مجددیہ کراچی، س ن: ۔۴۱ ۷۱۔
۲۔ نواب صدیق حسن خان، ترجمان القرآن بلطائف البیان، مکتبہ اصحاب الحدیث، اردو بازار لاہور،۲۰۰۳ء، ۵۵۔
۳۔ ایضاً
۴۔ محمد سلیمان منصور پوری، قاضی ، رحمۃ للعالمین، شیخ غلام اینڈ سنز، لاہور، س ن: ۳ ۲۴۱، ۳۴۱۔
۵۔ اسماعیل حقی، علامہ ، تفسیر روح البیان، مکتبہ الاسلامیہ، کوئٹہ، ۱۹۸۵ء: ۲ ۳۳۳۔
۶۔ کیلانی، عبدالرحمن، مترادفات القرآن، مکتبہ السلام، لاہور، ۲۰۰۰ئ: ۷۴۸۔ ۹۴۸۔
۷۔ ابن حجر، فتح الباری، کتاب المناقب، دار النشر الکتب الاسلامیہ، لاہور،۱۴۰۱ ھ:۶۰۸۵۔
۸۔ مسلم بن حجاج، الصحیح،کتاب ا لفضائل، باب فی معجزات النبی صلی اللہ علیہ وسلم،دار السلام والنشر والتوزیع ریاض، السعودیہ، ۲۰۰۰ئ: ۲۵۸۔
۹۔ عبدالباقی، محمد فواد ، اللولو والمرجان فیما اتفق علیہ الشیخان، کتاب الفضائل، جمعیۃ احیاءالتراث الاسلامی، کویت، ۱۹۹۹ئ: ۲۸۷۲۔
۱۰۔ ہیثمی، علی بن ابی بکر ، مجمع الزوائد، دار الکتاب العربی، بیروت۱۴۰۲ھ:۹۷۔
۱۱۔ البنا، احمد عبدالرحمن ، الفتح الربانی، دار الشہاب قاہرہ، س ن: ۲۲ ۹۳۔
۱۲۔ احمد یار خان، مفتی ، مراۃ المناجیح، گجرات،س ن: ۱۱۴،۱۱۳۸۔
۱۳۔ بغوی ،حسین بن مسعود، الانوار فی شمائل النبی المختار، دار المکتبی،دمشق۱۹۹۵ئ: ۱۷۔
۱۴۔ محمد عبداللہ بن عبدالرحمن، المسند الجامع، دار البشائر الاسلامیہ، مکہ المکرمۃ۱۹۹۹ئ: ۲۰۳۱۔
۱۵۔ ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبداللہ بن محمد، مصنف ، الفاروق الحدیثۃ للطباعہ والنشر، ۱۴۲۸ھ، ۱۱ ۴۳۰۔
۱۶۔ ضیاءالعمری، اکرم، السیرۃ النبویۃ الصحیحۃ، مکتبہ العبیکان، الریاض، ۱۴۱۵ھ، ۱۱۵۔

۱۷۔ عبدالرزاق ،حلیۃ البشرفی تاریخ القرن الثالث عشر، تحقیق محمد بہیت البیطار ، المجمع العلمی دمشق، ۱۳۸۲ھ: ۷۴۵۲۔
۱۸۔ لکھنوی ، عبدالحئی ، علامہ، نزہۃ الخواطر، مطبوعہ انسٹیٹیوٹ پریس ، علی گڑھ، س۔ن، ۱۸۷۸۔
۱۹۔ رضیہ حامد ، ڈاکٹر،نواب صدیق حسن خان، بدھوارہ بھوپال ہندوستان ،۱۹۳۸ء، ۱۳۲۔
۲۰۔ انسائیکلوپیڈیاآف اسلام، استنبول ، ترکی: ۰۱۵۵ ۔
۲۱۔ صدیق حسن خان،نواب ،ابقاءالمنن بالقاءالمحن ، دارالدعوۃ السلفیہ، لاہور،۱۹۶۸ء،۵۹۔
۲۲۔ آل عمران: ۱۸
۲۳۔ صدیق حسن خان، نواب ، الشمامۃ العنبریہ من مولد خیر البریہ، فاران اکیڈمی، لاہور،۲۰۱۲ئ، ۳۶ ۔نوٹ: مزید مطالعہ کے لیے نواب صاحب کی درج ذیل کتب کی طرف مراجعت ضروری ہے: روض الخضیب، نیل المرام، ترجمان القرآن، فتح البیان فی مقاصد القرآن کی متعلقہ آیات ۔
۲۴۔ الاسرائ:۸۸
۲۵۔ الشمامۃ العنبریہ من مولد خیر البریہ: ۷۶۔
۲۶۔ نوٹ: نواب صاحب نے جن معجزات کا ذکر کیا ہے اس کی تخریج درج ذیل ہے۔
سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ما جاءفی غسل النبیﷺ حدیث: ۱۴۶۷؛ بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الامان والنذور، باب اذا حنث ناسیا فی الایمان، حدیث ۶۶۶۴؛ صحیح مسلم، کتاب الفتن، باب ھلاک ھذہ الامۃ بعضہم ببعض، حدیث۲۸۸۹؛ صحیح بخاری، کتاب المناقب، حدیث ۲۶۴۱؛ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب موضع الصلوۃ، حدیث ۵۲۲؛ صحیح بخاری، کتاب التفسیر، حدیث۴۴۸۷؛ سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب صفۃ امۃ محمدﷺ، حدیث۴۲۸۴؛ صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب الحشر، حدیث ۶۵۲۸؛ صحیح بخاری، کتاب الجمعہ، باب فرض الجمعہ، حدیث ۸۷۶؛ مسند احمد، ۳۹۳۵۔
۲۷۔ صدیق حسن خان،نواب، فتح البیان فی مقاصد القرآن، مطبعۃ الکبری المیریہ، بولاق مصر،طبع اول، ۱۳۰۱ھ، ۰۳۳۔
۲۸۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب فی قول النبی ﷺ انا اول الناس یشفع فی الجنۃ حدیث ۱۹۶۔
۲۹۔ الکوثر: ۱۔
۳۰۔ صحیح مسلم، کتاب الطہارہ، باب استحباب اطالۃ الغرہ، حدیث ۲۴۷ ۔
۳۱۔ فتح البیان فی مقاصد القرآن، ۲۳۰ ؛ صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب یدخلون الجنۃ سبعون الفا بغیر حساب، حدیث ۶۵۴۱۔
۳۲۔ الروم: ۴-۱
۳۳۔ صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، حدیث ۳۵۹۵
۳۴۔ نواب صدیق حسن خان، فتح البیان فی مقاصد القرآن، ۱۲۴